https://ataunnabi.com

قرآنی آیات میں گفتگو

مصنف

فیضِ ملت، شمس المصنفین، اُستاذ العرب والعجم، مفسرِ اعظم پاکستان

حضرت علامہ ابوالصالح

مد ظلہ العالی

مفتی محمد فیض احمد اویسی رضوی

www.faizahmedowaisi.com

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.com

www.FaizAhmedOwaisi.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

قرآنی آیات میں گفتگو

مصنف

مفسرِ اعظم پاکستان، فیضِ ملت، آفتابِ اہلِ سنت، امام المناظرین، رئیس المصنفین

حضرت علامہ الحاج الحافظ مفتی محمد فیض احمد اویسی رضوی قدس سرہٗ

باہتمام

محمد اویس رضا قادری

ناشر

قطب مدینہ پبلشرز

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للّٰہ العلی العظیم والصلوٰۃ والسلام علی نبیہ الکریم الامین وعلی آلہ وآصحابہ اجمعین .

امابعد!

موجودہ دور میں ہر آدمی کسی نہ کسی پریشانی میں مبتلا ہے۔کسی کے گھر میں بیماری ختم نہیں ہوتی،کوئی غربت کے ہاتھوں تنگ آچکا ہے کوئی ظلم کی چکی میں پس رہا ہے کوئی خوف وناامید کی زندگی بسر کررہا ہے۔کوئی جادوٹونے کے چکر میں مبتلا ہے،کسی کا کاروبار خسارہ میں جارہا ہے اس کا حل قرآن ہے۔اس کے ذریعے ہم اللہ تعالیٰ کی ذات سے اپنے تعلق کو مضبوط کریں۔اس ذات نے جو ہمیں ضابطۂ حیات عطا فرمایا ہے اس سے رہنمائی حاصل کریں لیکن قرآن مجید کا صحیح حل وہ ہے جو رسول اللہ ﷺ کے وسیلے سے نصیب ہو کیونکہ یہ ایک حقیقت ہے کہ قرآنِ پاک کی عملی تفسیر حضور اکرم ﷺ کی سیرت مقدسہ ہے،جسے حکومت اسلامیہ نظامِ مصطفیٰ کا نام دیتی ہے۔ہمارے تمام مسائل کا حل نہ تو سوشلزم میں ہے نہ کمیونزم میں اور نہ ہی دیگر باطلہ ادیان میں بلکہ نظامِ مصطفیٰ ﷺ ہی میں مضمر ہے۔کیونکہ یہ زمین خدا کی ہے تو قانون بھی خدا کا نافذ ہونا چاہیے۔جن لوگوں نے قرآن کو اپنایا قرآنی تعلیمات پر عمل کیا نبی اکرم ﷺ کے نقشِ قدم پر چلے دنیا کے بڑے بڑے شہنشاہ اُن کے ناموں کو سن کر کانپ جاتے تھے۔وہ جس طرف قدم اُٹھاتے تو فتح ونصرت نے اُن کے قدم چومے۔بقول شاعرِ مشرق ڈاکٹر علامہ اقبال قادری رحمۃ اللہ علیہ

وہ زمانے میں معزز تھے مسلماں ہوکر

ہم ذلیل وخوار ہوئے تارکِ قرآں ہوکر

جیسا کہ گذشتہ صدیوں کے اوراق شاہد ہیں کہ ان سچے مسلمانوں کا اوڑھنا بچھونا بلکہ ان کا بولنا قرآن مجید تھا چند نمونے فقیر اسی تصنیف میں عرض کرے گا بلکہ وہ تو یہ عقیدہ رکھ کر عوام اہل اسلام کو درس دیتے تھے

گر تو میخواہی مسلمان زیستن

نیست ممکن جُز بقرآن زیستن

ترجمہ: اگر تو مسلمان بنکر زندگی چاہتا ہے تو قرآن مجید کے سوا زندگی ناممکن ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.com

یہ ایک طویل موضوع ہے۔اس رسالہ میں میرا مقصد یہ ہے کہ قرآن مجید کے ساتھ ایسا لگاؤ پیدا کیا جائے کہ روزمرہ کی گفتگو قرآن ہی قرآن بن جائے تا کہ جو اجر و ثواب قرآن پاک پڑھنے کے متعلق ہے وہ روزمرہ کی نجی گفتگو میں نصیب ہوجائے جیسے اور اسلاف کا طریقہ تھا تفصیل آگے آئے گی۔(انشاء اللہ)

حدیث پاک میں ہے کہ جو قرآن پاک کا ایک حرف پڑھے گا اس کو دس نیکیاں ملیں گی،دس درجے بلند ہونگے اور دس گناہ مٹیں گے،مثلاً سورۃ فاتحہ کے ایک سو چالیس حروف ہیں جو اِس کو ایک مرتبہ پڑھے اُس کو ۱۴۰ x ۱۰ =۱۴۰۰ چودہ سو نیکیاں ملیں گی،چودہ سو درجے بلند ہوں گے اور چودہ سو گناہ مٹیں گے۔۱۴۰۰ x ۳ = ۴۲۰۰ اب کل بیالیس سو نیکیاں من وجہ صرف ایک مرتبہ پڑھنے سے ہوگئیں۔اب دن رات کی پانچ نمازیں فرض ہیں جن کی کل تعداد رکعت (فجر کی چار،ظہر کی بارہ،عصر کی آٹھ،مغرب کی سات،عشاء کی سترہ) اڑتالیس ہے۔ہر نماز کی ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کا پڑھنا واجب ہے یعنی چوبیس گھنٹوں میں اڑتالیس مرتبہ پڑھنا ہے۔ایک مرتبہ پڑھنے کا ثواب بیالیس سو نیکیاں بنی تھیں تو ۴۲۰۰ x ۴۸= ۲۰۱۶۰۰ کل نیکیاں دو لاکھ سولہ سو ہوگئیں۔یہ تو پانچ نمازوں میں صرف سورۃ فاتحہ کا ثواب ہے اگر ثنا تعوذ،تسمیہ،سورہ ملانے کا تکبیرات وغیرہ کا ثواب ملایا جائے تو کتنا ثواب جمع ہوجائے گا۔ادھر یہ حالت کہ کسی کا دس بیس ہزار روپیہ ضائع ہوجائے تو انسان پریشان ہوجاتا ہے۔بیمار ہوجاتا ہے حتیٰ کہ دل کا دورہ (Heart attack) ہوجاتا ہے۔یہاں لاکھوں نیکیاں روزانہ ضائع ہوجاتی ہیں،افسوس کیوں نہیں ہوتا؟ان نیکیوں کی قیمت کا اندازہ تو آخرت میں لگے گا جب صرف ایک نیکی کی ضرورت پڑے گی۔اللہ تعالیٰ انسان کو فرمائے گا اگر ایک نیکی تجھ کو کوئی دے دے تو تیری بخشش ہوجائے گی۔وہ نیکی لینے کے لئے اپنی ماں کے پاس،باپ کے پاس،بہن بھائیوں کے پاس جائے گا لیکن کہیں سے بھی ایک نیکی نہ ملے گی تو اُس وقت قرآنِ مجید کی عظمت کا پتہ چلے گا۔

جن حضرات کو قرآن مجید کی قدر و منزلت کا علم ہے وہ شب و روز تلاوتِ قرآن میں منہمک رہتے ہیں اور اسلاف و صالحین میں تو بعض حضرات اپنی نجی گفتگو اور سائلین کے سوالات کے جوابات تک قرآن مجید کی آیات سے دیتے۔اُن کا بھی یہی مقصد تھا کہ کل قیامت میں ہمارا ہر قول اور ہماری ہر بات قرآن مجید کے الفاظ سے نامۂ اعمال میں مکتوب ہو چند نمونے اس رسالہ میں پڑھئے۔

بڑھیا قرآنی آیات سے جواب دیتی ہے

اس بڑھیا کے مختلف عنوانات سے مختلف کتابوں میں مختلف عبارات سے مختلف جوابات از قرآنی آیات درج ہوئے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.com

ہیں اُنہیں یکجا کر کے لکھتا ہوں۔

بڑھیا بی بی اورعبداللہ ابن مبارک (رحمۃ اللہ علیہ)

حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ نے سفرِ حجاز میں ایک بوڑھی عرب عورت کو جنگل میں کمبل اوڑھے بیٹھے دیکھا۔ اُسے تنہا دیکھ کر حیران رہ گئے۔ کہتے ہیں کہ میں اِس ضعیفہ کے پاس رُک گیا اور کہا کہ السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ. خاتون نے جواب دیا:

سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ (پارہ۲۳،سورۃ یٰس،ایت ۵۸)

﴿ترجمہ: ان پر سلام ہوگا مہربان رب کا فرمایا ہوا۔﴾

پھر دونوں میں جو گفتگو ہوئی حسب ذیل ہے۔

حضرت عبداللہ سوال کر رہے ہیں، خاتون جواب دے رہی ہے۔

عبداللہ: اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے آپ یہاں کس طرح ہیں؟

جواب: مَنْ یُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَا هَادِیَ لَهٗ (پارہ۹،سورۃ الاعراف،ایت ۱۸۶)

﴿ترجمہ: جسے اللہ گمراہ کرے اسے کوئی راہ دکھانے والا نہیں﴾ یعنی راہ بھول گئی ہوں۔

بزم فیضان اویسیہ www.faizahmedowaisi.com

عبداللہ: آپ کو کہاں جانا ہے؟

جواب: سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی (پارہ۱۵، سورۃ الاسراء،ایت ۱)

﴿ترجمہ: پاکی ہے اسے جو راتوں رات اپنے بندے کو لے گیا مسجد حرام سے مسجد اقصا تک﴾ یعنی حج سے فارغ ہو کر بیت المقدس کا قصد ہے۔

عبداللہ: آپ یہاں کب سے ہیں؟

جواب: ثَلٰثَ لَیَالٍ سَوِیًّا (پارہ۱۶،سورۃ مریم،ایت ۱۰)

﴿ترجمہ: پورے تین رات دن بھلا چنگا ہو کر۔﴾ یعنی تین راتوں سے۔

عبداللہ: آپ کے پاس کچھ خوراک ہے؟

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.com

جواب: هُوَ يُطْعِمُنِیْ وَ یَسْقِیْنِ (پارہ۱۹،سورۃ الشعرآء،ایت۷۹)

﴿ترجمہ: وہ جو مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے﴾ یعنی اللہ تعالیٰ مجھے کھلاتا پلاتا ہے۔

عبداللہ: آپ وضو کس چیز سے کرتی ہیں؟

جواب: فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا (پارہ۵،سورۃ النساء،ایت۴۳)

﴿ترجمہ: اور پانی نہ پایا تو پاک مٹی سے تیمم کرو﴾ یعنی اگر پانی نہیں ملتا پاک مٹی سے تیمم کر لیتی ہوں۔

عبداللہ: کیا آپ کھانا کھائیں گی؟ میرے پاس کھانا موجود ہے۔

جواب: ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ (پارہ۲،سورۃ البقرۃ،ایت۱۸۷)

﴿ترجمہ: پھر رات آنے تک روزے پورے کرو﴾ یعنی شام تک میرا روزہ ہے۔

عبداللہ: یہ رمضان کا مہینہ تو نہیں ہے۔

جواب: وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ (پارہ۲،سورۃ البقرۃ،ایت۱۵۸)

﴿ترجمہ: اور جو کوئی بھلی بات اپنی طرف سے کرے تو اللہ نیکی کا صلہ دینے والا خبردار ہے﴾ یعنی نفلی روزہ بھی ثواب کا کام ہے۔

عبداللہ: سفر میں تو افطار جائز ہے؟

جواب: وَ اَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ (پارہ۲،سورۃ البقرۃ،ایت۱۸۴)

﴿ترجمہ: اور روزہ رکھنا تمہارے لئے زیادہ بھلا ہے اگر تم جانو﴾ یعنی اگر روزہ رکھو تو بہتر ہے۔

عبداللہ: آپ میری طرح اپنی بولی میں کلام کیوں نہیں کرتیں؟

جواب: مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ (پارہ۲۶،سورۃ ق،ایت۱۸)

﴿ترجمہ: کوئی بات وہ زبان سے نہیں نکالتا کہ اس کے پاس ایک محافظ تیار نہ بیٹھا ہو﴾ یعنی ہر بات فرشتے لکھ لیتے ہیں، اس لیے قرآن میں گفتگو کیوں نہ کی جائے تاکہ نامۂ اعمال قرآنِ پاک ہی سے بھرپور ہو۔

عبداللہ: آپ کن لوگوں میں سے ہیں؟

جواب: وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ اِنَّ السَّمْعَ وَ الْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ

بزم فیضان اویسیہ www.faizaneowaisia.com

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.com

مَسْـُٔوْلًا (پارہ۱۵،سورۃ الاسراء،ایت ۳۶)

﴿ترجمہ: اور اس بات کے پیچھے نہ پڑ جس کا تجھے علم نہیں بیشک کان اور آنکھ اور دل ان سب سے سوال ہونا ہے﴾ یعنی بے ضرورت نہ بولو روز قیامت کان آنکھ اور دل کے متعلق پوچھا جائے گا۔

عبداللہ: کیا آپ میری یہ خطا معاف نہ کریں گی؟

جواب: لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ (پارہ۱۳،سورۃ یوسف،ایت ۹۲)

﴿ترجمہ: آج تم پر کچھ ملامت نہیں اللہ تمہیں معاف کرے﴾ یعنی میں نے معاف کیا اللہ تعالیٰ تمہیں بخشے۔

عبداللہ: اگر آپ قافلے میں شامل ہونا چاہیں تو میں اونٹنی پر سوار کر کے لے چلوں؟

جواب: وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ يَّعْلَمْهُ اللّٰهُ (پارہ۲،سورۃ البقرۃ،ایت ۱۹۷)

﴿ترجمہ: اور تم جو بھلائی کرو اللہ اسے جانتا ہے﴾ یعنی لے چلو نیکی کا بدلہ خدائے علیم سے ملے گا۔

عبداللہ: میں نے اونٹنی بٹھادی ہے آپ اس پر سوار ہو جائیں؟

جواب: قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ (پارہ۱۸،سورۃ النور،ایت ۳۰)

﴿ترجمہ: مسلمان مردوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں﴾ یعنی میں سوار ہونے لگی ہوں، اپنی آنکھیں بند کرلو۔

عبداللہ کہتے ہیں کہ میں اونٹنی کے زانو باندھنے بھول گیا تھا اس لیے وہ بدک گئی۔ خاتون کا کپڑا الجھ کر پھٹ گیا اس پر اس نے کہا وَ مَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ (پارہ۲۵،سورۃ الشوریٰ،ایت ۳۰)

﴿ترجمہ: اور تمہیں جو مصیبت پہنچی وہ اس کے سبب سے ہے جو تمہارے ہاتھوں نے کمایا﴾ یعنی مصیبت اپنے ہاتھوں لائی گئی ہے۔

عبداللہ: بی بی ٹھہریں میں اونٹنی کے زانو باندھ دیتا ہوں۔

جواب: فَفَهَّمْنٰهَا سُلَيْمٰنَ (پارہ۱۷،سورۃ الانبیاء،ایت ۷۹)

﴿ترجمہ: ہم نے وہ معاملہ سلیمان کو سمجھا دیا﴾ یعنی جس طرح حضرت سلیمان علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے تدبیر سلجھائی تھی اس طرح تمہیں بھی سلجھا دی۔

عبداللہ: بی بی میں نے اونٹنی کو سواری کے لیے درست کر دیا ہے اب آپ سوار ہو جائیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

جواب: سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ ٥ وَ اِنَّآ اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ٥ (پارہ۲۵، سورۃ الزخرف، ایت ۱۳،۱۴) ﴿**ترجمہ:** پاکی ہے اسے جس نے اس سواری کو ہمارے بس میں کر دیا اور یہ ہمارے بوتے کی نہ تھی۔ اور بیشک ہمیں اپنے رب کی طرف پلٹنا ہے﴾

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ پھر میں نے اونٹنی کی مہار تھام لی اور بلند آواز سے شعرخوانی کرتے ہوئے تیز چلنے لگا تو اس پر خاتون نے تکلیف محسوس کی اور کہا:

وَاقْصِدْ فِیْ مَشْیِكَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ (پارہ۲۱، سورۃ لقمان، ایت ۱۹)

﴿**ترجمہ:** اور میانہ چال چل اور اپنی آواز کچھ پست کر﴾

یعنی اونٹنی کو آہستہ چلاؤ اور اپنی آواز کو پست رکھو۔ پھر میں نے رفتار اور آواز نرم کردی تو خاتون بولیں:

فَاقْرَءُوْا مَا تَیَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ (پارہ۲۹، سورۃ المزمل، ایت ۲۰)

﴿**ترجمہ:** اب قرآن میں سے جتنا تم پر آسان ہو اتنا پڑھو﴾

یعنی جتنا قرآن پڑھ سکو پڑھو! عبداللہ نے کہا مجھے خیر کثیر مل گئی۔ خاتون نے فرمایا:

وَمَا یَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ (پارہ۳، سورۃ البقرۃ، ایت ۲۶۹)

﴿**ترجمہ:** اور نصیحت نہیں مانتے مگر عقل والے﴾

www.faizahmedowaisi.com

یعنی عقلمند آدمی ہی نصیحت قبول کرتے ہیں، عبداللہ یہ سن کر چپ ہو گئے اور چلتے چلتے قافلے سے جا ملے تو خاتون سے دریافت کیا کہ اس قافلے میں آپ کا کوئی آدمی ہے؟

جواب: اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِیْنَةُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا (پارہ۱۵، سورۃ الکهف، ایت ۴۶)

﴿**ترجمہ:** مال اور بیٹے یہ جیتی دنیا کا سنگھار ہے﴾ یعنی مال اولاد حیات دنیا کی زینت ہیں اور بس۔

نوٹ: بڑھیا کے عنوان سے دیگر واقعات آگے آتے ہیں۔ ان واقعات سے اہل اسلام مرد اور خواتین درس عبرت حاصل کریں کہ اسلاف میں قرآن مجید سے کتنا پیار تھا کہ علاوہ اس کی تلاوت کے ان کی نجی گفتگو بھی قرآنی آیات سے ہوتی تھی یہ ان کی قرآن مجید سے قلبی لگاؤ کی دلیل ہے ایک ہم ہیں کہ اس کی تلاوت سے محروم ہیں اور بہت سے مسلمان اس کی معنوی تعلیم دور کی بات ہے انہیں لفظی تعلیم سے بھی محرومی ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.com

شیخ حضرمی رحمۃ اللہ علیہ:

شیخ ابوعبداللہ حضرمی رحمۃ اللہ علیہ کو بیس سال ہو گئے تھے کسی سے گفتگو نہیں فرماتے تھے میں نے ان سے ارباب تصوف کا پوچھا تو قرآن پڑھ کر جواب دیا کہ......

رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ (پارہ ۲۱، سورۃ الاحزاب، ایت ۲۳)

﴿ترجمہ: کچھ وہ مرد ہیں جنہوں نے سچا کر دیا جو عہد اللہ سے کیا تھا﴾

میں نے سوال کیا کہ ان کی باتیں کیسی ہوتی ہیں جواب دیا کہ......

لَا يَرْتَدُّ اِلَيْهِمْ طَرْفُهُمْ وَاَفْـِٕدَتُهُمْ هَوَآءٌ (پارہ ۱۳، سورۃ ابراھیم، ایت ۴۳)

﴿ترجمہ: ان کی پلک ان کی طرف لوٹتی نہیں اوران کے دلوں میں کچھ سکت نہ ہوگی﴾ یعنی ان کی نگاہ اپنی طرف نہیں پڑتی اوران کے دل خدا سے لگے رہتے ہیں۔

میں نے سوال کیا ان کے احوال کا مقام کہاں ہے۔فرمایا:

فِیْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ (پارہ ۲۷، سورۃ القمر، ایت ۵۵)

﴿ترجمہ: سچ کی مجلس میں عظیم قدرت والے بادشاہ کے حضور﴾

بزم فیضان اویسیہ www.faizahmedowaisi.com

میں نے عرض کی کچھ اور فرمائیے۔فرمایا:

اِنَّ السَّمْعَ وَ الْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِکَ كَانَ عَنْهُ مَسْـُٔوْلًا (پارہ ۱۵، سورۃ الاسراء، ایت ۵۶)

﴿ترجمہ: بیشک کان اور آنکھ اور دل ان سب سے سوال ہونا ہے (کہ تم نے دنیا میں کیا کیا کام کیا)﴾

اس سے ان کا مقصد یہ تھا کہ اب خاموش ہو جاؤ زیادہ باتیں نہ کرو۔

(نفحات الانس جامی (اردو) ص ۲۹۶۔۲۹۷)

نوٹ: حضرت حضرمی رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن مجید فہمی میں کتنی محنت کی ہوگی کہ انہوں نے اتنا عرصہ قرآن سے ہی سوالات کے جوابات تیار کئے۔اور ہم اتنے کمزور ہیں کہ اس کی تلاوت کے لئے بھی وقت نہیں نکال سکتے۔

بڑھیا اور حضرت عبداللہ

حضرت شیخ بہاؤالدین رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب میں حضرت عبداللہ ابن مبارک رضی اللہ عنہ سے معتبر سند کے ساتھ منقول ہے کہ ایک دفعہ میں حجاز کے سفر پر جارہا تھا کہ راستے میں مجھے کوئی آواز سنائی دی میں نے اس طرف غور کیا تو دیکھا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.com

کہ ایک عورت نے چادر لپیٹی ہوئی ہے چہرے پر نقاب ڈالا ہوا ہے اور یہ آیت پڑھ رہی ہے۔

اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَ یَكْشِفُ السُّوْٓءَ (پارہ ۲۰، سورۃ النمل، ایت ۶۲)

﴿ترجمہ: بھلا کون ہے جولا چار کی سنتا ہے جب اسے پکارے اور دور کردیتا ہے برائی﴾

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں آگے بڑھا اور سلام کیا اس نے جواب میں کہا

۱) سَلٰمٌ عَلَیْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِیْنَ (پارہ ۲۴، سورۃ الزمر، ایت ۷۳)

﴿ترجمہ: سلام تم پر تم خوب رہے تو جنت میں جاؤ ہمیشہ رہنے﴾

۲) سَلٰمٌ عَلَیْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰی نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ (پارہ ۷، سورۃ الانعام، ایت ۵۴)

﴿ترجمہ: سلام، تمہارے رب نے اپنے ذمۂ کرم پر رحمت لازم کرلی ہے﴾

۳) وَ سَلٰمٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ ۝ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ (پارہ ۲۳، سورۃ الصافات، ایت ۱۸۱، ۱۸۲)

﴿ترجمہ: اور سلام ہے پیغمبروں پر۔ اور سب خوبیاں اللہ کو جو سارے جہان کا رب ہے﴾

عبداللہ : میں نے پوچھا محترمہ آپ کہاں سے آرہی ہیں؟

جواب: یَّخْرُجُ مِنْۢ بَیْنِ الصُّلْبِ وَ التَّرَآئِبِ (پارہ ۳۰، سورۃ الطارق، ایت ۷)

﴿ترجمہ: جو نکلتا ہے پیٹھ اور سینوں کے بیچ سے﴾

عبداللہ: میں نے پوچھا آپ کہاں جارہی ہیں؟

جواب: مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَ فِیْهَا نُعِیْدُكُمْ وَ مِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰی (پارہ ۱۶، سورۃ طٰہٰ، ایت ۵۵)

﴿ترجمہ: ہم نے زمین ہی سے تمہیں بنایا اور اسی میں تمہیں پھر لے جائیں گے اور اسی سے تمہیں دوبارہ نکالیں گے﴾

عبداللہ: میں نے کہا آپ کس شہر سے آرہی ہیں؟

جواب: اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ (پارہ ۱۵، سورۃ الاسراء، ایت ۱)

﴿ترجمہ: مسجد اقصا تک جس کے گرداگرد ہم نے برکت رکھی﴾ یعنی مسجد الاقصیٰ سے آرہی ہوں۔

عبداللہ : میں نے پوچھا آپ جا کہاں رہی ہیں؟

جواب: وَ لِلّٰهِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْهِ سَبِیْلًا (پارہ ۴، سورۃ ال عمران، ایت ۹۷)

﴿ترجمہ: اور اللہ کے لئے لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا ہے جو اس تک چل سکے﴾

عبداللہ : میں نے دریافت کیا محترمہ! آپ کا اس سفر میں کوئی ساتھی بھی ہے؟

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.com

جواب: وَ هُوَ مَعَكُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ (پارہ ۲۷، سورۃ الحدید، ایت ۴)

﴿ترجمہ: اور وہ تمہارے ساتھ ہے تم کہیں ہو﴾

عبداللہ: میں نے پوچھا آپ کے پاس کھانے پینے کا بھی کچھ سامان ہے؟

جواب: وَ فِي السَّمَآءِ رِزْقُكُمْ وَ مَا تُوْعَدُوْنَ (پارہ ۲۶، سورۃ الذاریات، ایت ۲۲)

﴿ترجمہ: اور آسمان میں تمہارا رزق ہے اور جو تمہیں وعدہ دیا جاتا ہے﴾

عبداللہ: میں نے پوچھا آپ کچھ کھائیں گی؟

جواب: وَمَا جَعَلْنٰهُمْ جَسَدًا لَّا يَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ (پارہ ۱۷، سورۃ الانبیاء، ایت ۸)

﴿ترجمہ: اور ہم نے انہیں خالی بدن نہ بنایا کہ کھانا نہ کھائیں﴾

عبداللہ: میں سمجھا کہ بھوکی ہیں میرے پاس جو کچھ تھا میں نے پیش کیا۔ وہ کھا رہی تھی تو میں نے پوچھا کہ پانی لاؤں؟

جواب: وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ (پارہ ۱۷، سورۃ الانبیاء، ایت ۳۰)

﴿ترجمہ: اور ہم نے ہر جاندار چیز پانی سے بنائی﴾

عبداللہ: میں نے پانی دیا اور اس نے پیا اب میں نے پوچھا آپ اونٹ پر سوار ہوں گی؟

جواب: اِنْ اَحْسَنْتُمْ اَحْسَنْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ وَ اِنْ اَسَاْتُمْ فَلَهَا (پارہ ۱۵، سورۃ الاسراء، ایت ۷)

﴿ترجمہ: اگر تم بھلائی کرو گے اپنا بھلا کرو گے اور برا کرو گے تو اپنا﴾

بڑھیا نے سوار ہونے کا ارادہ کیا تو کہنے لگی۔

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ (پارہ ۱۸، سورۃ النور، ایت ۳۰)

﴿ترجمہ: مسلمان مردوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں﴾

عبداللہ: میں نے آنکھیں جھکا لیں، سوار ہوگئی تو کہنے لگی۔

بڑھیا: سُبْحٰنَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ (پارہ ۲۵، سورۃ الزخرف، ایت ۱۳)

﴿ترجمہ: پاکی ہے اسے جس نے اس سواری کو ہمارے بس میں کر دیا اور یہ ہمارے بوتے کی نہ تھی (ہم نہ اس کو قابو میں لا سکتے تھے)﴾

عبداللہ: میں نے جان لیا کہ سوار ہوگئی ہیں اب ہم اکھٹے چل پڑے میں نے پوچھا آپ کا نام کیا ہے؟

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.com

جواب: ارْجِعِیْ اِلٰی رَبِّکِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً (پارہ۳۰،سورۃ الفجر،ایت ۲۸)

﴿ترجمہ: اپنے رب کی طرف واپس ہو یوں کہ تو اس سے راضی وہ تجھ سے راضی﴾

عبداللہ: میں نے سمجھ لیا اس کا نام راضیہ ہے۔ میں نے کہا مجھے اپنا بھائی سمجھو۔

جواب: اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ (پارہ۲۶،سورۃ الحجرات،ایت ۱۰)

﴿ترجمہ: مسلمان مسلمان بھائی ہیں﴾

عبداللہ: میں نے دریافت کیا کہ کتنے روز سے آپ سفر میں ہیں؟

اَرْبَعَةِ اَیَّامٍ سَوَآءً لِّلسَّآئِلِیْنَ (پارہ۲۴،سورۃ حٰم السجدۃ،ایت ۱۰)

﴿ترجمہ: چار دن میں ٹھیک، جواب پوچھنے والوں کو﴾

عبداللہ: میں نے معلوم کر لیا کہ اسے چوتھا روز ہے۔ اب میں نے پوچھا کہ آپ کے بیٹے کتنے ہیں؟ اس نے کہا

ثَلٰثَةٍ اِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ (پارہ۲۸،سورۃ المجادلہ،ایت ۷)

﴿ترجمہ: تین ہیں اور وہ ان کا چوتھا تھا۔﴾

عبداللہ: میں نے پوچھا ان کے نام کیا ہیں؟

جواب: وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِیْمَ خَلِیْلًا (پارہ۵،سورۃ النساء،ایت ۱۲۵)

www.faizahmedowaisi.com

﴿ترجمہ: اور اللہ نے ابراہیم کو اپنا گہرا دوست بنایا﴾

وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا (پارہ۶،سورۃ النساء،ایت ۱۶۴)

﴿ترجمہ: اور اللہ نے موسیٰ سے حقیقتاً کلام فرمایا﴾

یٰیَحْیٰی خُذِ الْکِتٰبَ بِقُوَّةٍ (پارہ۱۶،سورۃ مریم،ایت ۱۲)

﴿ترجمہ: اے یحییٰ کتاب مضبوط تھام﴾

عبداللہ: میں نے کہا محترمہ مجھے کچھ نصیحت کیجیے۔

جواب: وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِیْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِیْشَةً ضَنْكًا وَّنَحْشُرُهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اَعْمٰى (پارہ۱۶،سورۃ طٰہٰ، ایت ۱۲۴)

﴿ترجمہ: اور جس نے میری یاد سے منہ پھیرا تو بیشک اس کے لئے تنگ زندگانی ہے اور ہم اسے قیامت کے دن اندھا اٹھائیں گے﴾

اتنے میں قافلہ نظر آیا تو کہنے لگی:

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.com

بڑھیا: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْٓ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَكُوْرُ ۞ الَّذِیْٓ اَحَلَّنَا دَارَ الْمُقَامَةِ مِنْ فَضْلِهٖ (پارہ۲۲،سورۃ فاطر،ایت ۳۴،۳۵)

﴿**ترجمہ**: سب خوبیاں اللہ کو جس نے ہمارا غم دور کیا بیشک ہمارا رب بخشنے والا قدر فرمانے والا ہے۔ وہ جس نے ہمیں آرام کی جگہ اتارا اپنے فضل سے﴾

عبداللہ: میں نے پوچھا کہ اونٹ دائیں ہاتھ لے چلوں یا بائیں؟

جواب: وَ اَصْحٰبُ الْیَمِیْنِ مَآ اَصْحٰبُ الْیَمِیْنِ (پارہ۲۷،سورۃ الواقعہ،ایت ۲۷)

﴿**ترجمہ**: اور دہنی طرف والے کیسے دہنی طرف والے﴾

اس دوران ایک خیمہ سامنے آگیا اور اس سے تین جوان باہر نکلے، انتہائی خندہ روئی سے ان سے کہنے لگی۔

وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَیْرَ الزَّادِ التَّقْوٰی (پارہ۲،سورۃ البقرۃ،ایت ۱۹۷)

﴿**ترجمہ**: اور توشہ ساتھ لو کہ سب سے بہتر توشہ پرہیز گاری ہے﴾

عبداللہ: یہ نوجوان میرے لئے کھانا لے آئے میں نے کہا مجھے ضرورت نہیں ہے وہ کہنے لگی۔

جواب: كُلُّ الطَّعَامِ كَانَ حِلًّا لِّبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ (پارہ۴،سورۃ ال عمران،ایت ۹۳)

﴿**ترجمہ**: سب کھانے بنی اسرائیل کو حلال تھے﴾

میں نے کھانا کھایا اور غور کیا تو وہ خیمہ کے اندر آپس میں بھی اسی طرح گفتگو کر رہے تھے جیسے اس نے مجھ سے بات چیت کی تھی۔ میں نے اس کے لڑکے سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ ہماری والدہ کو چھ ماہ ہوئے ہیں کہ وہ قرآن مجید کے سوا اور کوئی بات نہیں کرتی۔ میں نے رخصت ہوتے وقت اس سے نصیحت کی درخواست کی تو کہنے لگی۔

اِقْرَاْ كِتٰبَكَ كَفٰی بِنَفْسِكَ الْیَوْمَ عَلَیْكَ حَسِیْبًا (پارہ۱۵،سورۃ الاسراء،ایت ۱۴)

﴿**ترجمہ**: فرمایا جائے گا کہ اپنا نامہ پڑھ آج تو خود ہی اپنا حساب کرنے کو بہت ہے﴾

چنانچہ میں اس سے اجازت لے کر چلا آیا۔

نوٹ: پہلی بڑھیا کا واقعہ اس سے مختلف ہے اس میں اولاد کے بارے میں انکار ہے اس میں نہ صرف اقرار ہے بلکہ بچے حضرت عبداللہ کو ملا بھی دیئے۔

ایک نیک خاتون کا قرآنی آیات سے جواب

دُوسری صدی ہجری کے حدیث وفقہ کے زبردست اور نامور عالم عبداللہ ابن مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہ حرمین شریفین

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.com

کی زیارت سے مشرف ہوکر واپس جا رہے تھے کہ راستہ میں ایک گم کردہ راہ بڑھیا سے ملاقات ہوئی جو سیاہ اُون کا لباس پہنے ہوئے تھی۔ ارضِ حجاز کی ریگ زار سرزمین میں اس طرح تن تنہا ایک ضعیفہ کو پڑا ہوا دیکھ کر عبداللہ ابن مبارک کو سخت حیرانی ہوئی اور یکے بعد دیگرے طرح طرح کے خیالات دماغ میں آئے مگر کوئی یقینی نتیجہ پیدا نہ ہوسکا۔ بالآخر استفسار حال کے لئے عرب کے بموجب اَلسَّلامُ عَلَیْکُم سے اپنے کلام کی ابتداء کی اور یہ دیکھ کر سخت تعجب ہوا کہ ضعیفہ ان کے ہر سوال کا جواب عام بات چیت کے بجائے قرآن کریم کی آیات سے دیتی تھی۔ عبداللہ ابن مبارک کہتے ہیں کہ ” میں نے ہر چند کوشش کی کہ وہ عام لوگوں کی طرح مجھ سے بات چیت کرے۔ مگر مجھے اپنے ارادہ میں کامیابی نہ ہوسکی۔“

حضرت عبداللہ ابن مبارک کے دلچسپ سوالات کے جوابات میں بڑی بی نے جن آیاتِ قرآنیہ کو ذریعہ جواب بنایا ان کا برجستہ استحضار انہایت پُر لطف اور بے حد دلکش ہے۔

عبداللہ رضی اللہ عنہ: اَلسَّلامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَکَاتُهٗ.

جواب: سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ (پارہ ۲۳، سورۃ یٰس، ایت ۵۸)

﴿ترجمہ: ان پر سلام ہوگا مہربان رب کا فرمایا ہوا۔﴾

عبداللہ: بڑی بی! اللہ تعالٰی تم پر رحم فرمائے یہاں جنگل بیابان میں تن تنہا کیوں پڑی ہو؟

جواب: مَنْ یُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَا هَادِیَ لَهٗ (پارہ ۹، سورۃ الاعراف، ایت ۱۸۶)

﴿ترجمہ: جسے اللہ گمراہ کرے اسے کوئی راہ دکھانے والا نہیں﴾

مطلب یہ کہ گم کردہ راہ ہوں، قافلہ نکل گیا تنہا سفر کرنے سے معذور ہوں۔ اس لئے مجبوراً یہاں پڑی ہوں۔

عبداللہ: آپ کہاں جانا چاہتی ہیں؟

جواب: سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَی (پارہ ۱۵، سورۃ الاسراء، ایت ۱)

﴿ترجمہ: پاکی ہے اسے جو راتوں رات اپنے بندے کو لے گیا مسجد حرام سے مسجد اقصا تک﴾

حضرت عبداللہ بن مبارک سمجھ گئے کہ حج بیت اللہ سے فارغ ہوکر بیت المقدس جانے کا ارادہ ہے۔ پوچھا

عبداللہ: یہاں کب سے پڑی ہو؟

جواب: ثَلٰثَ لَیَالٍ سَوِیًّا (پارہ ۱۶، سورۃ مریم، ایت ۱۰)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.com

﴿ترجمہ: پورے تین رات دن۔﴾

عبداللہ: مجھے بظاہر آپ کے پاس کھانے پینے کی کوئی چیز نظر نہیں آتی؟

جواب: هُوَ يُطْعِمُنِيْ وَ يَسْقِيْنِ (پارہ۱۹، سورۃ الشعرآء، ایت ۷۹)

﴿ترجمہ: وہ جو مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے﴾

عبداللہ: اچھا تو پھر وضو کی کیا صورت ہے۔

جواب: فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا (پارہ۵، سورۃ النساء، ایت ۴۳)

﴿ترجمہ: اور پانی نہ پایا تو پاک مٹی سے تیمم کرو﴾

عبداللہ: میرے پاس کچھ کھانا تو موجود ہے۔ اگر آپ کھائیں تو حاضر کروں۔

اس سوال کے جواب میں یقین تھا کہ قرآن حکیم کی آیت پر اکتفا نہ ہو سکے گا اور ضرور اثبات یا نفی میں جواب دینا پڑے گا لیکن

جواب: ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ (پارہ۲، سورۃ البقرۃ، ایت ۱۸۷)

﴿ترجمہ: پھر رات آنے تک روزے پورے کرو﴾

مطلب یہ ہے کہ روزہ سے ہوں۔

عبداللہ: یہ تو رمضان المبارک کا مہینہ نہیں ہے۔

جواب: وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ (پارہ۲، سورۃ البقرۃ، ایت ۱۵۸)

﴿ترجمہ: اور جو کوئی بھلی بات اپنی طرف سے کرے تو اللہ نیکی کا صلہ دینے والا خبردار ہے﴾

یعنی گو رمضان نہیں ہے مگر نفل روزہ سے کس نے منع کیا ہے۔

عبداللہ: سفر میں تو رمضان المبارک کے روزوں کے بھی افطار کی اجازت ہے۔ چہ جائیکہ نفل روزہ رکھنا۔

جواب: وَ اَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ (پارہ۲، سورۃ البقرۃ، ایت ۱۸۴)

﴿ترجمہ: اور روزہ رکھنا تمہارے لئے زیادہ بھلا ہے اگر تم جانو﴾

مطلب یہ تھا کہ جس شخص کو سفر میں روزہ رکھنے کی برداشت ہو تو اُس کے لئے بجائے افطار کے روزہ رکھنا ہی بہتر ہے۔

عبداللہ: جس طرح میں آپ سے بات کرتا ہوں اسی طرح آپ مجھ سے کیوں بات نہیں کرتیں؟

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.com

جواب: مَا یَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَیْہِ رَقِیْبٌ عَتِیْدٌ (پارہ ۲۶، سورۃ ق، ایت ۱۸)

﴿ترجمہ: کوئی بات وہ زبان سے نہیں نکالتا کہ اس کے پاس ایک محافظ تیار نہ بیٹھا ہو﴾

عبداللہ: آپ کا تعلق کس قبیلہ اور خاندان سے ہے؟ یہ سن کر بڑی بی بھڑ اٹھیں اور کہا۔

جواب: وَ لَا تَقْفُ مَا لَیْسَ لَکَ بِہٖ عِلْمٌ اِنَّ السَّمْعَ وَ الْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ کُلُّ اُولٰٓئِکَ کَانَ عَنْہُ مَسْئُوْلًا (پارہ ۱۵، سورۃ الاسراء، ایت ۳۶)

﴿ترجمہ: اور اس بات کے پیچھے نہ پڑ جس کا تجھے علم نہیں بیشک کان اور آنکھ اور دل ان سب سے سوال ہونا ہے﴾

مطلب یہ تھا کہ کیوں میرا اور اپنا وقت ضائع کرتے ہو فضول باتوں سے کیا فائدہ؟ بے ضرورت پوچھ گچھ اچھی بات تو نہیں!

عبداللہ ابن مبارک نے کہا: مجھ سے غلطی ہوئی مجھے معاف کیجئے!

جواب: لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَکُمْ (پارہ ۱۳، سورۃ یوسف، ایت ۹۲)

﴿ترجمہ: آج تم پر کچھ ملامت نہیں اللہ تمہیں معاف کرے﴾

عبداللہ: اگر آپ منظور کریں تو میں آپ کو اپنے اونٹ پر سوار کر کے قافلہ تک پہنچادوں؟

جواب: وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَیْرٍ یَّعْلَمْہُ اللّٰہُ (پارہ ۲، سورۃ البقرۃ، ایت ۱۹۷)

www.faizahmedowaisi.com

﴿ترجمہ: اور تم جو بھلائی کرو اللہ اسے جانتا ہے﴾

عبداللہ ابن مبارک نے اونٹ بٹھادیا اور سوار ہوجانے کے لئے کہا۔

بڑھیا: قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِھِمْ (پارہ ۱۸، سورۃ النور، ایت ۳۰)

﴿ترجمہ: مسلمان مردوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں﴾

فائدہ: اس آیت سے بڑی بی کا مطلب یہ تھا کہ تم منہ پھیر لو یا آنکھ بند کرلو تاکہ میں پردہ کے ساتھ سوار ہوجاؤں۔

عبداللہ ابن مبارک نے آنکھیں بند کرلیں اور کہا کہ اب آپ سوار ہوجایئے! لیکن جب بڑی بی نے سوار ہونا چاہا تو اونٹ بدک گیا اور بڑی بی کے کپڑے کجاوے میں الجھ کر پھٹ گئے تو بولنا پڑا اور اپنے میزبان سے بطور درخواست کہا۔

بڑھیا: وَ مَآ اَصَابَکُمْ مِّنْ مُّصِیْبَۃٍ فَبِمَا کَسَبَتْ اَیْدِیْکُمْ (پارہ ۲۵، سورۃ الشوریٰ، ایت ۳۰)

﴿ترجمہ: اور تمہیں جو مصیبت پہنچی وہ اس کے سبب سے ہے جو تمہارے ہاتھوں نے کمایا﴾

عبداللہ ابن مبارک سمجھ گئے کہا ذرا ٹھہریئے، میں اونٹ کو دھنگنا لگادوں اور پاؤں باندھ دوں تاکہ پھر شرارت نہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.com

کرے۔

بڑھیا: خوش ہو کر بولیں

فَفَهَّمْنٰهَا سُلَيْمٰنَ (پارہ ۱۷، سورۃ الانبیاء، ایت ۷۹)

﴿**ترجمہ:** ہم نے وہ معاملہ سلیمان کو سمجھا دیا﴾

جب اونٹ کا دھڑکا لگ گیا اور بیٹھ گئیں اور یہ آیت پڑھی:

سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ ۝ وَ اِنَّاۤ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ۝ (پارہ ۲۵، سورۃ الزخرف، ایت ۱۳، ۱۴)

﴿**ترجمہ:** پاکی ہے اسے جس نے اس سواری کو ہمارے بس میں کر دیا اور یہ ہمارے بوتے کی نہ تھی۔ اور بیشک ہمیں اپنے رب کی طرف پلٹنا ہے﴾

عبداللہ ابن مبارک: اُونٹ کی مہار پکڑ کر عربوں کے دستور کے مطابق حُدی (اشعار) پڑھتے ہوئے تیز چلنے لگے۔

بڑھیا کو یہ پسند نہ آیا اور کہا۔

وَاقْصِدْ فِیْ مَشْیِكَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ (پارہ ۲۱، سورۃ لقمان، ایت ۱۹)

﴿**ترجمہ:** اور میانہ چال چل اور اپنی آواز کچھ پست کر﴾

عبداللہ ابن مبارک: آہستہ آہستہ چلنے لگے اور پست آواز سے شعر پڑھنے لگے مگر بڑی بی کو یہ بھی پسند نہ تھا لہٰذا پھر ٹوکا۔

بڑھیا: فَاقْرَءُوْا مَا تَیَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ (پارہ ۲۹، سورۃ المزمل، ایت ۲۰)

﴿**ترجمہ:** اب قرآن میں سے جتنا تم پر آسان ہو اتنا پڑھو﴾

عبداللہ ابن مبارک: رحمت و برکت کا وافر حصہ آپ کو عطا ہوا ہے۔

بڑھیا: وَمَا یَذَّكَّرُ اِلَّاۤ اُولُوا الْاَلْبَابِ (پارہ ۳، سورۃ البقرۃ، ایت ۲۶۹)

﴿**ترجمہ:** اور نصیحت نہیں مانتے مگر عقل والے﴾

تھوڑی دور خاموشی سے راستہ طے کرنے کے بعد ابن مبارک نے پوچھا۔ آپ کا شوہر زندہ ہے؟

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بڑھیا: لَا تَسْـَٔلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ (پارہ۷،سورۃ المائدۃ،ایت ۱۰۱)

﴿**ترجمہ:** ایسی باتیں نہ پوچھو جو تم پر ظاہر کی جائیں تو تمہیں بُری لگیں﴾

شاید مطلب یہ تھا کہ بیوہ ہوں۔

بالآخر ابن مبارک سوال کرتے کرتے تنگ آگیے تو لب پر مُہر خاموشی لگائی۔تا آنکہ قافلہ میں پہنچ گئے۔جس کے بارے میں گمان تھا کہ بڑی بی اسی قافلہ کی بچھڑی ہوئی ہیں۔

عبداللہ ابن مبارک : پُوچھا کہ"اس قافلہ میں آپ کا کون عزیز ہے؟

بڑھیا: اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا (پارہ۱۵،سورۃ الکھف ،ایت ۴۶)

﴿**ترجمہ:** مال اور بیٹے یہ جیتی دنیا کا سنگھار ہے﴾

مطلب یہ تھا کہ قافلہ میں میری اولاد ہے۔

عبداللہ ابن مبارک: ان کا پتہ کیا ہے؟

اس سوال کے بعد ابن مبارک اپنے دل میں خوش ہوئے کہ اب پتہ بتلانے کے لئے بڑی بی کو میری طرح بولنا پڑے گا۔

بڑھیا: وَ عَلٰمٰتٍ وَ بِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُوْنَ (پارہ۱۴،سورۃ النحل،ایت ۱۶)

﴿**ترجمہ:** اور علامتیں اور ستارے سے وہ راہ پاتے ہیں﴾

اس مرتبہ بھی عبداللہ ابن مبارک کو اپنی خواہش پامال ہونے کا اگرچہ افسوس ہوا مگر سمجھ گئے کہ وہ راہنمائے قافلہ ہیں تلاش شروع کی،خیموں کے سامنے پہنچ کر دریافت کیا کہ......

عبداللہ ابن مبارک: یہاں آپ کے بچوں کو کس نام سے پکارا جائے،شناسا اور جاننے والا کون ہے

بڑھیا: وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا (پارہ۵،سورۃ النساء،ایت ۱۲۵)

﴿**ترجمہ:** اور اللہ نے ابراہیم کو اپنا گہرا دوست بنایا﴾

وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا (پارہ۶،سورۃ النساء،ایت ۱۶۴)

﴿**ترجمہ:** اور اللہ نے موسیٰ سے حقیقتاً کلام فرمایا﴾

يٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِيْفَةً (پارہ۲۳،سورۃ صٓ،ایت ۲۶)

﴿**ترجمہ:** اے داؤد بیشک ہم نے تجھے زمین میں نائب کیا﴾

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.com

يٰيَحۡيٰى خُذِ الۡكِتٰبَ بِقُوَّةٍ (پارہ ۱۶، سورۃ مریم، آیت ۱۲)

﴿ترجمہ: اے یحییٰ کتاب مضبوط تھام﴾

ان آیات سے بڑی بی نے ابراہیم موسیٰ داؤد اور یحییٰ چار ناموں کی طرف اشارہ کیا۔ عبداللہ ابن مبارک نے مُدّعا سمجھ کر ابراہیم۔ موسیٰ۔ داؤد اور یحییٰ کہہ کر پکارنا شروع کیا فی الفور چار نوجوان ایک خیمہ سے نکل کر سامنے آئے ملاقات کی اور بڑی بی کو اُتارا۔

بڑھیا: جب آرام سے بیٹھ گئے تو بڑی بی نے لڑکوں سے کہا۔

فَابۡعَثُوۡۤا اَحَدَكُمۡ بِوَرِقِكُمۡ هٰذِهٖۤ اِلَى الۡمَدِيۡنَةِ فَلۡيَنۡظُرۡ اَيُّهَاۤ اَزۡكٰى طَعَامًا فَلۡيَاۡتِكُمۡ بِرِزۡقٍ مِّنۡهُ (پارہ ۱۵، سورۃ الکھف، آیت ۱۹)

﴿ترجمہ: تو اپنے میں ایک کو یہ چاندی لے کر شہر میں بھیجو پھر وہ غور کرے کہ وہاں کون سا کھانا زیادہ ستھرا ہے کہ تمہارے لئے اس میں سے کھانے کو لائے﴾

بڑی بی کی یہ فرمائش سن کر اُن میں سے ایک بازار گیا اور کھانا لا کر ابن مبارک کے سامنے رکھ دیا۔

بڑی بی بولیں: كُلُوۡا وَاشۡرَبُوۡا هَنِيۡٓـئًا ۢبِمَاۤ اَسۡلَفۡتُمۡ فِى الۡاَيَّامِ الۡخَالِيَةِ (پارہ ۲۹، سورۃ الحاقہ، آیت ۲۴)

﴿ترجمہ: کھاؤ اور پیو رچتا ہوا، صلہ اس کا جو تم نے گزرے دنوں میں آگے بھیجا﴾

گویا یوں کہئے کہ سفر میں کھانے پینے کی تکلیف اٹھائی ہے۔ تم نے مجھ پر احسان کیا ہے اس کے عوض میں یہ ہدیہ پیش ہے قبول فرمائیے۔

هَلۡ جَزَآءُ الۡاِحۡسَانِ اِلَّا الۡاِحۡسَانُ (پارہ ۲۷، سورۃ الرحمٰن، آیت ۶۰)

﴿ترجمہ: نیکی کا بدلہ کیا ہے مگر نیکی﴾

عبداللہ ابن مبارک نے نوجوان میزبانوں سے مخاطب ہو کر کہا کہ "میں کھانا اس وقت کھاؤں گا جب آپ مجھے ان بڑی بی کا حال بتلا دینگے کہ یہ کون ہیں؟ اور عام لوگوں کی طرح بات چیت کیوں نہیں کرتیں؟

لڑکوں نے جواب دیا کہ یہ ہماری مادرِ مشفقہ ہیں۔ چالیس سال سے کلام کرنا چھوڑ دیا ہے۔ صرف قرآن مجید سے اپنے مُدّعا پر ایما اور اشارہ کر دیتی ہیں کہ مبادا کوئی ایسا کلمہ زبان سے نکل جائے جس پر قیامت میں مواخذہ ہو اور خداوندِ قدوس ناخوش ہو جائے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.com

یہ سُن کر عبداللہ ابن مبارک کو بڑی عبرت ہوئی بے ساختہ رو پڑے اور کہا۔ اللہ تعالیٰ جو چاہے اُس پر قادر ہے۔

ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ (پارہ ۲۸، سورۃ الجمعہ، ایت ۴)

﴿ترجمہ: یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے دے اور اللہ بڑے فضل والا ہے﴾

سچ ہے۔

جمیع العلم و القران لکن
تقاصر عنه افهام الرجال

قرآن حکیم میں تو جملہ علوم موجود ہیں یہ دوسری بات ہے کہ ہر شخص کی سمجھ کی رسائی اس تک نہ ہو۔

نوٹ: یہ واقعہ پہلے دونوں سے مفصل ہے اگر چہ یہ پہلے دو واقعہ سے ملتا جلتا ہے لیکن آیات مختلف ہیں۔ بہر حال کچھ بھی ہو۔ یہ ہم مسلمانوں کے لئے درس عبرت کے لئے کافی ہے کہ

وہ معزز تھے زمانہ میں عامل قرآن ہو کر
ہم ذلیل و خوار ہیں تارک قرآن ہو کر

نیز یہ بھی ممکن ہے کہ ناقدین نے اپنی اپنی عبارت نقل کی ہیں یا یہ کہ حضرت عبداللہ ابن مبارک کی مختلف خواتین سے ملاقات ہوئی ہوگی۔ (واللہ اعلم بالصواب)

امام مسلم رضی اللہ عنہ

آپ کے ذہن پر قرآنی مضامین اس قدر غالب تھے کہ آپ کی باتیں اور آپ کے خطبے قرآنی حقائق سے لبریز ہوتے تھے بعض مواقع واقعات کی کیفیت کے مطابق صرف آیات قرآنی ہی پڑھ دیا کرتے تھے اور درپیش صورت حال کی مکمل تصویر کھنچ جاتی تھی۔ مثلاً

۲۷ رجب کو جب مدینہ منورہ سے نکلے تو یہ آیت پڑھی۔

فَخَرَجَ مِنْهَا خَآئِفًا یَّتَرَقَّبُ (پارہ ۲۰، سورۃ القصص، ایت ۲۱)

﴿ترجمہ: تو اس شہر سے نکلا ڈرتا ہوا اس انتظار میں کہ اب کیا ہوتا ہے﴾

اور ۳ شعبان کو مکہ کے قریب پہنچتے ہوئے یہ پڑھ رہے تھے۔

وَلَمَّا تَوَجَّهَ تِلْقَآءَ مَدْیَنَ قَالَ عَسٰی رَبِّیْٓ اَنْ یَّهْدِیَنِیْ سَوَآءَ السَّبِیْلِ (پارہ ۲۰، سورۃ القصص، ایت ۲۲)

﴿ترجمہ: اور جب مدین کی طرف متوجہ ہوا، کہا قریب ہے کہ میرا رب مجھے سیدھی راہ بتائے﴾

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.com

اسی طرح جب آپ کے قاصد قیس بن مسہر کی شہادت کی خبر آپ تک پہنچی تو آنکھیں تر ہوگئیں اور پڑھنے لگے۔

فَمِنۡهُمۡ مَّنۡ قَضٰى نَحۡبَهٗ وَ مِنۡهُمۡ مَّنۡ يَّنۡتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوۡا تَبۡدِيۡلًا (پارہ ۲۱، سورۃ الاحزاب، ایت ۲۳)

﴿ترجمہ: تو ان میں کوئی اپنی منت پوری کر چکا (یعنی جائیں قربان کر چکے) اور کوئی راہ دیکھ رہا ہے، اور وہ ذرا نہ بدلے﴾

(کامل ابن اثیر ج ۴)

نوٹ: یہ امام مسلم صاحب مسند ہیں رحمۃ اللہ علیہ۔ آپ کو علم سے اتنا شغف تھا کہ کھجور کا ٹوکرہ آپ کے آگے رکھا تھا اس سے ایک ایک کھجور کھاتے رہے اور کسی مسئلہ میں اتنا منہمک ہوئے کہ خیال نہ رہا کہ کیا کر رہے ہیں ادھر ٹوکرہ کھجور کا ختم ہوا۔ ادھر آپ کا شکم مبارک پھٹ گیا اس سے آپ کا وصال ہوا۔

لطیفہ

ہمارے دور میں علم سے اتنی دوری ہوگئی ہے کہ ایک مجتب مقبب مولوی صاحب تنظیم المدارس کی امتحان گاہ میں شامل ہوئے جب کہ انہیں شوق ہوا کہ تنظیم المدارس کا امتحان دے کر ڈگری حاصل کر کے اس سے کوئی نوکری کروں گا۔ ممتحن صاحب نے پرچہ سوالیہ میں لکھا کہ امام مسلم کے حالات قلمبند کرو۔ مجتب مقبب مولوی صاحب نے امام مسلم بن عقیل رضی اللہ عنہما کی کربلا کی کہانی لکھ ماری۔ اس کے بعد نا معلوم اس غریب کو ڈگری ملی یا نہ ملی۔ لیکن اس کے علم کے بجائے جہالت بلکہ حماقت کا ایک عرصہ تک خوب چرچہ رہا۔

بزم فیضان اویسیہ www.faizanowaisia.com

کنیز قرآن داں

ایک لڑکی حمام سے نکلی ایک شخص نے دیکھ کر کہا:

وَّ زَيَّنّٰهَا لِلنّٰظِرِيۡنَ (پارہ ۱۴، سورۃ الحجر، ایت ۱۶)

﴿ترجمہ: اور اسے دیکھنے والوں کے لیے آراستہ کیا۔﴾

یعنی یہ حسن و جمال ہمارے لیے ہے۔

لڑکی نے جواباً پڑھا:

وَحَفِظۡنٰهَا مِنۡ كُلِّ شَيۡطٰنٍ رَّجِيۡمٍ (پارہ ۱۴، سورۃ الحجر، ایت ۱۷)

﴿ترجمہ: اور اسے ہم نے ہر شیطان مردود سے محفوظ رکھا﴾

اس کا مطلب یہ تھا کہ یہ حسن و جمال شیاطین (حرام کار) کے لیے نہیں اس کے لیے حق شرعی ضروری ہے اس شخص نے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.com

آیت پڑھی

نُرِیْدُ اَنْ نَّاْکُلَ مِنْھَا (پارہ ۷، سورۃ المائدۃ، ایت ۱۱۳)

﴿ترجمہ: ہم چاہتے ہیں کہ اس میں سے کھائیں﴾

اس کا مقصد تھا کہ جس طرح بھی ممکن ہوگا۔

لڑکی نے آیت پڑھ کر سنائی۔

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ (پارہ ۴، سورۃ ال عمران، ایت ۹۲)

﴿ترجمہ: تم ہرگز بھلائی کو نہ پہنچو گے جب تک راہِ خدا میں اپنی پیاری چیز نہ خرچ نہ کرو﴾

اشارہ کیا کہ نکاح کے بغیر اور مہر کی ادائیگی کے سوانا ممکن ہے۔ اس شخص نے پڑھا:

الَّذِیْنَ لَا یَجِدُوْنَ نِکَاحًا (پارہ ۱۸، سورۃ النور، ایت ۳۳)

﴿ترجمہ: وہ جو نکاح کا مقدور نہیں رکھتے﴾

مقصد یہ تھا کہ میرے میں یہ نکاح اور مہر کی ادائیگی ناممکن ہے۔ لڑکی نے پڑھا:

اُولٰٓئِکَ عَنْھَا مُبْعَدُوْنَ (پارہ ۱۷، سورۃ الانبیاء، ایت ۱۰۱)

﴿ترجمہ: وہ جہنم سے دور رکھے گئے ہیں﴾

یعنی یہ ناممکن ہے تو پھر میرا حسن آوارہ نہیں، بے نکاح ادائیگی مہر کے بغیر میرے سے دور رہو۔

اس شخص نے تنگ ہو کر کہا: لعنۃ اللہ علیک تجھ پر لعنت ہو۔

لڑکی نے پڑھا:

لِلذَّکَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَیَیْنِ (پارہ ۴، سورۃ النساء، ایت ۱۱)

﴿ترجمہ: بیٹے کا حصہ دو بیٹیوں برابر﴾

یعنی مردوں کا بہ نسبت عورتوں کے دوہرا حصہ ہے۔ (التکبر فی المؤنث والمذکر)

اس قسم کی درجنوں حکایات فقیر نے ایک رسالہ اضاءۃ الجنان بمکالمۃ القرآن میں جمع کی ہیں۔ بلکہ بعض بزرگوں سے یہاں تک منقول ہے کہ وہ اپنی نجی گفتگو بلکہ ہر بات قرآنی آیات سے ادا کرتے چنانچہ حضرت ابونصر بن ابی القاسم قشیری (رحمہم اللہ تعالیٰ) نے اپنی زندگی کے آخری لمحات اسی طرح بسر کیے ان سے وجہ پوچھی گئی تو قرآنی آیت سے جواب دیا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ (پارہ ۲۶، سورۃ ق، ایت ۱۸)

﴿ترجمہ: کوئی بات وہ زبان سے نہیں نکالتا کہ اس کے پاس ایک محافظ تیار نہ بیٹھا ہو﴾

ان کا مقصد یہ تھا کہ ہر بات کو کراماً کاتبین لکھ لیتے ہیں۔ اور میں چاہتا ہوں کہ میرے اعمالنامہ میں میری ہر بات قرآنی آیات لکھی جائیں۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

خاتون کا لاجواب جواب

بغداد کے بازار میں ایک دکان میں پھول، میوے اور پرندوں کا تلا ہوا گوشت بک رہا تھا اور دکاندار پری چہرہ عورت تھی، یہ منظر دیکھ کر ایک ادیب نے یہ آیتیں پڑھنا شروع کر دیں۔

وَ فَاكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُوْنَ ۝ وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ۝ وَحُوْرٌ عِيْنٌ ۝ كَاَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُوْنِ ۝ (پارہ ۲۷، سورۃ الواقعہ، ایت ۲۰۔۲۳)

﴿ترجمہ: اور میوے جو پسند کریں۔ اور پرندوں کا گوشت جو چاہیں۔ اور بڑی آنکھ والیاں حوریں۔ جیسے چھپے رکھے ہوئے موتی﴾

عورت نے سن کر جواب دیا۔

جَزَآءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ (پارہ ۲۷، سورۃ الواقعہ، ایت ۲۴)

﴿ترجمہ: صلہ ان کے اعمال کا﴾

یعنی قیمت دو اور لے لو۔

درباری مسخرہ

خلیفہ ہارون رشید کا ایک درباری مسخرہ تھا۔ ملاّ نصیر الدین اس کا نام تھا، وہ اکثر لطیفے سنا کر ہنسایا کرتا تھا۔ ایک دن خلیفہ نے کہا، ملاّ نصیر الدین تم ان لغویات کے بجائے کوئی حدیث سنایا کرو،

ملا نصیر الدین بولا، مجھے حدیث بھی آتی ہے، سُنئے!

روایت کیا مجھ سے نافع نے اُن سے ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے انہوں نے فرمایا، کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جو شخص دو باتوں پر عمل کرے گا میں اس کے لئے جنت کا ضامن ہوں۔

رابعہ بصریہ کے قرآنی مکالمے

عارفہ حضرت رابعہ بصری رحمتہ اللہ علیہا۔ حق تعالیٰ کی طرف سے عقلِ سلیم ذہین رساں اور نکتہ سنج طبیعت لے کر آئی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.com

تھیں۔وہ بے انتہا ذہین، فصیح اللسان اور صاحب تدبر تھیں۔ بڑے بڑے علماء ان سے بحث کرتے ہوئے پریشان ہوجاتے تھے صرف ایک نمونہ ملاحظہ ہو۔

حضرت رابعہ و حسن بصری رحمہا اللہ تعالیٰ کا مناظرہ

رابعہ (رضی اللہ عنہا) آفتاب معرفت حضرت خواجہ حسن بصری (رضی اللہ عنہ) کی ہم عصر تھیں۔خواجہ صاحب کی خدمت میں اکثر حاضر ہوتیں اور مسائلِ معرفت پر بات چیت کرتیں۔

حضرت حسن بصری کا سوال:

کبھی کبھی یہ گفتگو مناظرہ کی حیثیت اختیار کرلیتی تھی۔ایک دن خواجہ صاحب نے یہ فرمایا کہ عورت ناقص العقل ہوتی ہے۔اس لئے اسے نبوت سے محروم کیا گیا ہے۔

رابعہ کا جواب:

رابعہ نے فرمایا لیکن آپ اس حقیقت سے انکار نہیں کرسکتے کہ یہ شرف صرف عورت ہی کو حاصل ہے کہ اس کے پیٹ سے پیغمبر پیدا ہوتے ہیں۔

دوسرا جواب:

اس کے بعد فرمایا میں تسلیم کرتی ہوں کہ عورتیں ناقص العقل ہیں۔اور مرد کامل العقل ہیں۔لیکن میں یقین کے ساتھ کہتی ہوں کہ کسی ناقص العقل عورت نے آج تک خدا ہونے کا دعویٰ نہیں کیا۔لیکن بہت سے کامل العقل مرد ایسے ہیں۔جنہوں نے ربوبیت، رزاقیت کا دعویٰ کیا ہے۔کیا ان واقعات سے یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ ناقص العقل نے اپنے تقویٰ کی حفاظت کی ہے اور کامل العقل نے ٹھوکریں کھائی ہیں۔ان معقول ومناسب جوابات کو سن کر اہلِ فضل وکمال خاموش ہوگئے تھے۔

سبق:

نہ ہر زن زن است نہ ہر مرد مرد
خدا پنج انگشت یکساں نہ کرد

بی بی رابعہ بصریہ رضی اللہ عنہا کو خدا داد نعمت کثرتِ عبادت سے نصیب ہوئی۔اگر ہماری خواتین عبادت کو معمول بنالیں۔تو وہ بھی حکمت ودانائی سے مالا مال ہوں۔حضرت حسن بصری تابعی اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے خلیفہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.com

اعظم اور سلاسل اولیاء قادریہ چشتیہ سہروردیہ کے پیران پیر اور فقہ کے مستقل مجتہد اس کے باوجود حضرت رابعہ کی علمی تحقیق کے سامنے خاموشی اختیار فرمائی۔ اس میں اعدائے اولیاء کے منہ پر طمانچہ ہے جب کہتے ہیں کہ اہلسنّت کے پیر علمی تحقیق کیا جانیں ہاں دورِ حاضرہ کے پیروں کے لئے درسِ عبرت ضرور ہے۔

رابعہ بصریہ کے قرآنی مکالمے

۱) حضرت عامر بن زید بصری رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ رابعہ بصری کو مضامینِ قرآن پر عبور حاصل تھا۔ آخری سالوں کی عمر میں انہوں نے عزم کرلیا تھا کہ میں انسانی اور بشری کلام سے کوئی گفتگو نہ کروں گی۔ اور ہر سوال کا جواب قرآن مجید سے دوں گی۔ یہ ایک اہم فیصلہ تھا۔ لیکن حضرت رابعہ بصری زندگی کے آخری لمحے تک اس فیصلے پر قائم رہیں۔ حضرت رابعہ نے جس دن یہ فیصلہ کیا تھا وہ بیت اللہ شریف میں تھیں۔ اس دن انھوں نے مسجد اقصیٰ جانے کا ارادہ کیا۔ راستے میں شعیب بن حارث بصری رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات ہوئی۔

شعیب: شعیب نے پوچھا آپ کہاں جارہی ہیں۔

رابعہ: رابعہ نے جواب دیا:

سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا (پارہ ۱۵، سورۃ الاسراء، ایت ۱)

﴿ترجمہ: پاکی ہے اسے جو راتوں رات اپنے بندے کو لے گیا مسجد حرام سے مسجد اقصا تک﴾

شعیب سمجھ گئے کہ یہ مسجد اقصیٰ کی طرف جارہی ہیں۔

شعیب: شعیب نے پھر کہا "اماں ازراہ کرم مجھے یہ بھی بتایئے کہ اللہ تعالیٰ نے اہلِ ایمان پر سب سے بڑا احسان کون سا کیا ہے۔

رابعہ: لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ بَعَثَ فِیْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَیُزَكِّیْهِمْ وَیُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۝ (پارہ ۴، سورۃ ال عمران، ایت ۱۶۴)

﴿ترجمہ: بے شک اللہ کا بڑا احسان ہوا مسلمانوں پر کہ ان میں، انہیں میں سے ایک رسول (ﷺ) بھیجا جو ان پر اس کی آیتیں پڑھتا ہے اور انھیں پاک کرتا ہے اور انھیں کتاب و حکمت سکھاتا ہے اور وہ ضرور اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے﴾

شعیب: شعیب نے ذکر کیا کہ اماں بصرے کے بعض یہودی مسلمانوں کے خلاف سازش کررہے ہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.com

رابعہ: رابعہ نے فرمایا:

وَلَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ○ (پارہ۴،سورۃال عمران،ایت ۱۳۹)

﴿**ترجمہ:** اور نہ سستی کرو اور نہ غم کھاؤ تمہیں غالب آؤ گے اگر ایمان رکھتے ہو﴾

شعیب: نے کہا یہودی کہتے ہیں کہ جو مسلمان قتل ہوگئے وہ خاک میں مل گئے اب ان کی اہمیت نہیں۔

رابعہ: حضرت رابعہ نے فرمایا:

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ بَلْ اَحْيَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ○ (پارہ۲،سورۃالبقرۃ، ایت۱۵۴)

﴿**ترجمہ:** اور جو خدا کی راہ میں مارے جائیں انہیں مردہ نہ کہو، بلکہ وہ زندہ ہیں ہاں تمہیں خبر نہیں﴾

شعیب: نے کہا اماں میرا دل آجکل پریشان رہتا ہے۔

رابعہ: نے فرمایا:

حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ (پارہ۴،سورۃال عمران،ایت ۱۷۳)

﴿**ترجمہ:** اللہ ہم کو بس (کافی) ہے اور کیا اچھا کارساز﴾

شعیب: نے کہا اماں مجھے کوئی دعا بتایئے جو میں پڑھتا رہوں۔

رابعہ: نے بتایا:

رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ (پارہ۴،سورۃال عمران،ایت ۱۹۳)

﴿**ترجمہ:** اے رب ہمارے تو ہمارے گناہ بخش دے اور ہماری برائیاں محو فرما دے اور ہماری موت اچھوں کے ساتھ کر﴾

شعیب: نے کہا کہ میں اسکندریہ جانے کا ارادہ کر رہا تھا لیکن نہ جا سکا اس کا مجھے افسوس ہے۔

رابعہ: نے فرمایا:

وَعَسٰۤى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْـًٔا وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ (پارہ۲،سورۃالبقرۃ،ایت ۲۱۶)

﴿**ترجمہ:** اور قریب ہے کہ کوئی بات تمہیں بری لگے اور وہ تمہارے حق میں بہتر ہو﴾

پھر فرمایا:

اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ (پارہ۲،سورۃالبقرۃ،ایت ۱۴۳)

﴿**ترجمہ:** بیشک اللہ آدمیوں پر بہت مہربان رحم والا ہے﴾

www.faizahmedowaisi.com

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

شعیب: اماں کوئی ایسا راستہ تجویز کردیجئے کہ مجھے آخرت کی بھلائی حاصل ہو۔

رابعہ: وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِکَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّھَدَآءِ وَالصّٰلِحِیْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِکَ رَفِیْقًا o (پارہ۵،سورۃ النساء،ایت ۶۹)

﴿ترجمہ: اور جو اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانے تو اُسے ان کا ساتھ ملے گا جن پر اللہ نے فضل کیا یعنی انبیاء اور صدیق اور شہید اور نیک لوگ یہ کیا ہی اچھے ساتھی ہیں﴾

شعیب: میں کاروبار کرنا چاہتا ہوں برکت کے لیے دعا کیجئے۔

رابعہ: وَّ تَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ وَکَفٰی بِاللّٰہِ وَکِیْلًا (پارہ۲۱،سورۃ الاحزاب،ایت ۳)

﴿ترجمہ: اور اے محبوب تم اللہ پر بھروسہ رکھو، اور اللہ بس ہے کام بنانے والا﴾

پھر فرمایا:

وَکُلُّ شَیْءٍ عِنْدَہٗ بِمِقْدَارٍ (پارہ۱۳،سورۃ الرعد،ایت ۸)

﴿ترجمہ: اور ہر چیز اُس کے پاس ایک اندازے سے ہے﴾

۲) حضرت نعمان بن اسید بصری (رحمۃ اللہ علیہ) بیان کرتے ہیں حضرت رابعہ بصری ایک روز رباط عام میں جلوہ افروز تھیں۔ چند طلباء اور معتقدین حاضر ہوئے اور کچھ سوالات کیے، یہ وہ زمانہ تھا کہ حضرت رابعہ بصری صرف قرآن مجید سے جوابات دیا کرتی تھیں۔ چند سوالات اور ان کے جوابات ذیل میں درج ذیل ہیں۔ یہ حقیقت واضح رہے کہ یہ جوابات فوری طور پر دیے جاتے تھے۔ ملاحظہ ہو۔

ایک سائل

ایک شخص نے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ کی عظیم تر نعمت ہم پر کیا ہے؟

رابعہ نے فرمایا: وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا وَاذْکُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ اِذْ کُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِکُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِہٖٓ اِخْوَانًا (پارہ۴،سورۃ ال عمران،ایت ۱۰۳)

﴿ترجمہ: اور اللہ کی رسّی مضبوط تھام لو سب مل کر اور آپس میں پھٹ نہ جانا، اور اللہ کا احسان اپنے اوپر یاد کرو جب تم میں بیر تھا اس نے تمہارے دلوں میں ملاپ کردیا، تو اس کے فضل سے تم آپس میں بھائی ہوگئے﴾

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.com

دوسرا سائل

ایک شخص نے ذکر کیا کہ ہم نے ایک جماعت قائم کی ہے اور ہم قبائل میں کام کر رہے ہیں۔

رابعہ: وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ (پارہ۴، سورۃ آل عمران، ایت ۱۳۲)

﴿**ترجمہ**: اور اللہ و رسول کے فرمانبردار رہو اس اُمید پر کہ تم رحم کیے جاؤ﴾

پھر فرمایا:

وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○ (پارہ۴، سورۃ آل عمران، ایت ۱۰۴)

﴿**ترجمہ**: اور تم میں ایک گروہ ایسا ہونا چاہئے کہ بھلائی کی طرف بلائیں اور اچھی بات کا حکم دیں اور بری سے منع کریں اور یہی لوگ مراد کو پہنچے﴾

تیسرا سائل

ایک شخص نے سوال کیا کہ اماں عبد صالح کی تعریف کیا ہے؟

رابعہ نے فرمایا۔

اُولٰٓئِكَ يُسٰرِعُوْنَ فِى الْخَيْرٰتِ وَهُمْ لَهَا سٰبِقُوْنَ (پارہ۱۸، سورۃ المومنون، ایت ۶۱)

﴿**ترجمہ**: یہ لوگ بھلائیوں میں جلدی کرتے ہیں اور یہی سب سے پہلے انہیں پہنچے﴾

چوتھا سائل

ایک شخص نے ذکر کیا اماں بعض لوگ ایسے ہیں کہ ظاہر میں پرہیزگار ہیں لیکن وہ در پردہ گناہ کرتے ہیں۔

رابعہ محترمہ نے فرمایا: اِنَّ اللّٰهَ لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ شَىْءٌ فِى الْاَرْضِ وَلَا فِى السَّمَآءِ (پارہ۳، سورۃ آل عمران، ایت ۵)

﴿**ترجمہ**: اللہ پر کچھ چھپا نہیں زمین میں نہ آسمان میں﴾

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.com

پانچواں شخص

ایک شخص نے سوال کیا کہ اللہ کی رحمت کے خاص مستحق کون ہیں؟

رابعہ نے فرمایا: وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ (پارہ ۱، سورۃ البقرۃ، ایت ۱۰۵)

﴿**ترجمہ**: اوراللہ اپنی رحمت سے خاص کرتا ہے جسے چاہے﴾

چھٹا شخص

ایک شخص نے پوچھا کہ مسلمانوں کی امتیازی شان کیا ہے۔

رابعہ: كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ (پارہ ۴، سورۃ ال عمران، ایت ۱۱۰)

﴿**ترجمہ**: تم بہتر ہو اُن سب اُمتوں میں جو لوگوں میں ظاہر ہوئیں بھلائی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو﴾

ساتواں شخص

ایک شخص نے ذکر کیا، بصرہ میں دہریوں کی تعداد روز بروز بڑھ رہی ہے اور وہ دوسروں کے عقائد بھی خراب کرتے ہیں۔

رابعہ: اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ (پارہ ۱، سورۃ البقرۃ، ایت ۳۹)

﴿**ترجمہ**: وہ دوزخ والے ہیں، ان کو ہمیشہ اس میں رہنا﴾

آٹھواں سائل

ایک شخص نے کہا بصرے میں پرہیز گار بھی کافی ہیں۔

رابعہ نے فرمایا: وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ بِالْمُتَّقِيْنَ (پارہ ۱۰، سورۃ التوبۃ، ایت ۴۴)

﴿**ترجمہ**: اوراللہ خوب جانتا ہے پرہیز گاروں کو﴾

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.com

نواں شخص

ایک اور شخص نے ذکر کیا کہ اماں! میں نے اپنی زندگی میں سخت گناہ کیے ہیں۔لیکن اب میں نادم ہوں اور اللہ کے خوف سے لرزاں ترساں ہوں۔

رابعہ: نے فرمایا: اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِیْمٌ (پارہ۴،سورۃ ال عمران، ایت ۱۵۵)

﴿**ترجمہ:** بے شک اللہ بخشنے والا علم والا ہے﴾

پھر فرمایا: اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ (پارہ۲،سورۃ البقرۃ، ایت ۲۴۳)

﴿**ترجمہ:** بیشک اللہ لوگوں پر فضل کرنے والا ہے مگر اکثر لوگ ناشکرے ہیں﴾

سبق: اللہ والوں کو قرآن مجید سے عشق تھا اسی لئے ان کے منہ سے ہر جملہ قرآنی نکلتا۔آج یہ وقت ہے کہ قرآن مجید کی تلاوت کا وقت نہیں ملتا۔

نوٹ: حضرت رابعہ بصریہ رضی اللہ عنہا کے مفصل حالات فقیر کی تصنیف "رابعہ بصریہ" کا مطالعہ کیجئے۔

علمی ٹوٹکے

رسالہ ہذا میں چند علمی ٹوٹکے پیش کئے جاتے ہیں تا کہ اہل علم حضرات کے ذوق میں اضافہ ہو۔

پھڈے کا بھلا جواب

ایک بادشاہ کے دو وزیر تھے دونوں آپس میں رقابت رکھتے تھے،ان دونوں میں سے جو قابل وزیر تھا اس کی زبان میں لکنت تھی اور وہ حروف "ر" صحیح ادا نہیں کرسکتا تھا،دوسرا وزیر اس کے اسی نقص کی وجہ سے اس کا مذاق اڑانے کی فکر میں رہتا تھا،ایک دن بادشاہ نے اس وزیر کو حکم دیا کہ ایک فرمان لکھ کہ فلاں جگہ رفاہ عام کے لئے ایک کنواں کھودا جائے،اس ماتحت وزیر نے یہ فرمان اس صورت میں لکھا کہ اس میں حروف "ر" کثرت سے آتا تھا،چنانچہ یہ عبارت اس نے اس طرح لکھی۔

اَمَرَ اَمِيْرُ الْاُمَرَاءِ اَنْ يُّحْفَرَ بِيْرٌ فِي الطَّرِيْقِ

یہ عبارت لکھ کر اس نے بادشاہ سے کہا کہ یہ فرمان وزیر اعظم صاحب پڑھ کر سنائیں۔لائق وزیر اس شرارت کو تاڑ گیا اور اس نے یہ فرمان فی البدیہہ اپنی عبارت میں یوں پڑھا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.com

www.FaizAhmedOwaisi.com

حَكَمَ حَاكِمُ الحُكَّامِ اَنْ يَجْعَلَ كَلِيْبًا!

فِيْ السَّبِيْلِ لِيَنْتَفِعَ مِنْهُ البَادِيْ وَالْمَبَادِيْ

مطلب دونوں عبارتوں کا ایک ہی ہے کہ بادشاہ نے حکم دیا ہے کہ راستے میں ایک کنواں کھودا جائے، جس سے آنے جانے والے سب پانی پئیں۔

ایک شخص جس کا نام دین محمد تھا، وہ کُبڑا تھا (پنجابی زبان میں جسے کُبہ کہتے ہیں) ایک شخص نے اسے خط لکھا۔ تو اسے یوں مخاطب کیا:۔ "کُبہ دین محمدی قائم باد۔"

کیا خوب جواب

ایک شخص قاضی کبیر صاحب کے ساتھ جا رہا تھا، اس شخص کا گھوڑا بہت پست قد تھا اور قاضی کبیر صاحب کا گھوڑا بڑے قد کا۔ قاضی صاحب نے کہا:

"اسپ شما صغیر است" اس نے جواب دیا۔

"ولے بہتر از کبیر است" (ہاں کبیر سے اچھا ہے)۔

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابوالصالح **محمد فیض احمد اویسی رضوی** غفرلہ

☆..........☆..........☆

☆..........☆

☆

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari